Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

# المصلح

فی پرچہ ۱ ؍

بدھ

۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۳

ایڈیٹر:- عبد القادر بی - اے

جلد ۷ | ۳ ؍ امان ۱۳۳۳ ھش ۳ ؍ مارچ سنہ ۱۹۵۴ء | نمبر ۵۰

## سائنس بذات خود مذہبی صداقتوں کے ظہور کا ایک ذریعہ ہے

### طلباء کو چاہیئے کہ وہ اسلامی اصولوں کی روشنی میں آرٹس اور سائنس کی تعلیم حاصل کریں

تعلیم الاسلام کالج کے جلسہ تقسیم اسناد میں طلباء سے آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا خطاب

۲۷ ؍ فروری ۱۹۵۴ء کو تعلیم الاسلام کالج لاہور میں خطبہ تقسیم اسناد پڑھتے ہوئے وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ اسلامی اصولوں کی روشنی میں آرٹس اور سائنس کی تعلیم حاصل کریں۔

آپ نے فرمایا ادب ہو یا فن۔ تاریخ ہو یا مابعد الطبیعیات الغرض علم کا ہر شعبہ اور اس کی ہر شاخ اسلام کا جزو ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام قدم قدم پر مسلمانوں کو تحصیل علم، تفکر و تدبر اور تلاش و تفتیش کا درس دیتا اور ان کی باطنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے سائنس، تاریخ فلسفہ، قانون اور سیاست وغیرہ کے متعلق عام مادی نظریات اور اسلامی نظریات کا باہم مقابلہ کر کے اسلامی اصولوں کی برتری پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کہا مغربی ممالک میں اگرچہ یہ نظریہ زیر بحث رہا ہے کہ سائنس اور مذہب دو متضاد چیزیں ہیں۔ اور ان میں تطابق پیدا کرنا محال ہے لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں ایک طرف تو مذہب سے مراد کلیسائی نظام تھا اور دوسری طرف یہ جذبہ کہ سائنس دان جو کچھ کہتے ہیں وہ پتھر کی لکیر ہے اسے مسلمہ حقیقت کے طور پر فوراً مان لینا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا لیکن اب یورپ اور امریکہ کے علمی حلقے روز بروز اس حقیقت سے آگاہ ہوتے جا رہے ہیں کہ کلیسا سے باہر ایک ایسا مذہب بھی موجود ہے۔ جو انسان کے ذہن اور عقل و شعور پر کوئی جبر عائد نہیں کرتا۔ بلکہ کلیسائی نظام کے خلاف انہیں جلا بخشتا ہے اور انسانوں کے لئے شمع ہدایت بن کر ہر شعبۂ زندگی میں ان کی راہ نمائی کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ سائنس اور مذہب (باقی صفحہ ۸ پر)

## مسلم لیگ ہی ملک کی واحد ہمہ گیر تنظیم ہے اسے کمزور کر کے انتشار اور طوائف الملوکی کو دعوت نہ دیجئے

### محترمہ فاطمہ جناح کی طرف سے مشرقی بنگال کے عوام سے مسلم لیگ کو ووٹ دینے کی اپیل

میمن سنگھ ۲ ؍ مارچ۔ محترمہ فاطمہ جناح نے مشرقی بنگال کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ملک کی آزادی کو تقویت دینے کے جذبہ کے تحت مسلم لیگ کو ووٹ دیں۔ آپ نے میمن سنگھ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا مسلم لیگ کو مضبوط بنانے کی جتنی آج ضرورت ہے اتنی اس سے پہلے کبھی نہیں تھی۔ آج ملک کی ہمہ گیر واحد ملی تنظیم مسلم لیگ ہی ہے۔ اور اس کی جگہ لینے والی کوئی جماعت موجود نہیں۔ اسے کمزور کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم عین منجدھار میں کشتی تبدیل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس کا نتیجہ انتشار و طوائف الملوکی اور تباہی کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔

محترمہ فاطمہ جناح نے مزید فرمایا مسلم لیگ میں بھی کئی خامیاں ہیں۔ عوام کا فرض ہے کہ وہ نئی جماعتیں بنا کر ملی اتحاد کو پاش پاش کرنے کی بجائے خود لیگ کی خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ آپ نے فرمایا۔ میں بلا مبالغہ یہ کہہ سکتی ہوں۔ کہ موجودہ نازک حالات میں مسلم لیگ کو ختم کرنا خود پاکستان کو ختم کرنے کی کوشش کرنا ہے جس طرح ۱۹۴۶ء میں قائد اعظم کی اپیل پر مشرقی بنگال کے عوام نے لیگ کو ووٹ دیکر اسے کامیاب کیا تھا اسی طرح مجھے توقع ہے کہ آج میری اپیل پر بھی عوام مسلم لیگ کو کامیاب بنائیں گے۔

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ربوہ واپس تشریف لے آئے

ربوہ یکم مارچ۔ مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور سے بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔

اس سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق لاہور سے بذریعہ ڈاک حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی تھی۔

۲۷ ؍ فروری۔ "درد ہے اور گلے پر نزلہ کا اثر ہے"۔

احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

## آزاد و غیر جانبدار استصواب ہی مسئلہ کشمیر کا واحد پرامن حل ہے

### وزیر امور کشمیر مسٹر شعیب قریشی کا بیان

کراچی ۲ ؍ مارچ۔ امور کشمیر کے وزیر مسٹر شعیب قریشی نے کل اس امر کا اعلان کیا کہ پاکستان کے نزدیک مسئلہ کشمیر کا واحد پرامن حل یہ ہے کہ ریاست میں اقوام متحدہ کی زیر نگرانی آزاد و غیر جانبدار استصواب کرایا جائے۔ مسٹر قریشی پنڈت نہرو کے اس بیان پر تبصرہ کر رہے تھے۔ کہ پاکستان کو امریکہ کی فوجی امداد ملنے کے بارے میں فیصلہ ہو جانے کے بعد بھارت ان امریکی مبصروں کو غیر جانبدار قرار نہیں دے سکتا جو اقوام متحدہ کے تحت کشمیر میں متعین ہیں۔ آپ نے بتایا کہ آپ کو ابھی پنڈت نہرو کے اس بیان کی جو انہوں نے بھارتی پارلیمنٹ میں دیا ہے سرکاری طور پر نقل نہیں ملی ہے۔ آپ نے کہا حکومت پاکستان اس پر غور کرے گی۔ تاہم کشمیر کے متعلق ہمارا موقف اب بھی یہی ہے کہ مسئلہ کشمیر کے پرامن حل کا ایک ہی واحد ذریعہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اقوام متحدہ کی زیر نگرانی آزاد و غیر جانبدار استصواب کرایا جائے۔ یعنی ایسے حالات میں وہ استصواب ہو کہ ریاست کے لوگ بغیر کسی جبر و دباؤ اور خوف کے آزادانہ طور پر اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔

## چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کے مستعفی ہونے کی خبر سراسر بے بنیاد ہے

لاہور یکم مارچ۔ وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے اپنے استعفیٰ سے متعلق بعض اخباروں میں شائع شدہ افواہوں کی پر زور تردید کی ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے سے ایک ملاقات کے دوران میں آپ نے اس قسم کی افواہوں کو بالکل غلط قرار دیا۔ اور فرمایا یہ افواہیں سراسر بے بنیاد ہیں۔

یاد رہے اردو کے بعض اخباروں نے یہ خبر شائع کی تھی کہ چوہدری صاحب موصوف وزارت خارجہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور یہ کہ عرب لیگ نے آپ کو کوئی عہدہ پیش کیا ہے۔

## جلاوطن صدر کو واپس آنے کی دعوت

اسکندریہ ۲ ؍ مارچ۔ شام کے سابق صدر شکری القوتلی کو دمشق آنے کی دعوت دی گئی ہے۔ قوتلی جلاوطن ہو کر کئی سال سے مصر میں تھے۔

خرطوم۔ ۲ ؍ مارچ۔ کل کے ہنگاموں کے متعلق سرکاری رپورٹ مظہر ہے کہ اس میں ۷ محافظ سپاہی اور ۱۳ شہری ہلاک ہوئے۔

## وزیر قانون نیویارک جا رہے ہیں

کراچی ۲ ؍ مارچ۔ توقع ہے کہ وزیر قانون مسٹر اے کے بروہی اس ماہ کے آخر میں نیویارک جائیں گے۔ جہاں وہ اقوام متحدہ کی اقتصادی و سوشل کونسل کے اجلاس میں پاکستانی وفد کے لیڈر کی حیثیت سے شرکت کریں گے۔ یہ وفد ڈھاکہ یونیورسٹی کے پروفیسر انور حسین اور وزارت امور اقتصادیات کے نائب مشیر مسٹر اکبر عادل پر مشتمل ہوگا۔

## شام میں انقلاب کے بعد

### پہلی کابینہ بن گئی

دمشق یکم مارچ۔ نیشنل پارٹی کے لیڈر رحمبری اصالی نے شام میں کابینہ بنالی ہے۔ اس سلسلے میں اعلان کیا گیا ہے کہ انقلاب کے بعد یہ پہلی کابینہ ہے۔

دمشق ریڈیو نے بتایا ہے کہ ہاشم الاتاسی جمہوریہ شام کے صدر دمشق پہنچنے والے ہیں۔ ان کے خیر مقدم کی تیاری کی گئی ہے۔ نیشنل پارٹی کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ نئی کابینہ ملک میں عام انتخابات کرائے گی۔ وزارت سازی میں نیشنل اور پاپولسٹ پارٹی اس لئے حصہ نہیں لے رہی کہ وہ انتخابی مہم چلانے کی تیاریاں کر رہی ہیں۔

ایک اخبار کا بیان ہے کہ کرنل شیشکلی کا بھتیجا حمہ کے مظاہروں میں ہلاک ہو گیا۔ خود ہلاک ہونے سے پہلے اس نے سوشلسٹ پارٹی کے تین ممبروں کو ہلاک کر ڈالا۔

عبداللطیف پرنٹر پبلشر نے علمی پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی ۳ سے شائع کی

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۳ رامان ھ ۱۳۳۲

# متقین — اور — منکرین

قرآن کریم میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ بقرہ کے آغاز ہی میں اللہ تعالےٰ نے دو گروہوں کا جدا جدا نقشہ کھینچ دیا ہے۔ پہلا گروہ ان لوگوں کا ہے۔ جن کو اللہ تعالےٰ متقی قرار دیتا ہے۔ اور جن کی دراصل اللہ تعالےٰ کا کلام پاک راہنمائی کرتا ہے۔ ان کی پہچان کے لئے اللہ تعالےٰ نے اجمالاً چند بنیادی صفات بیان فرما دی ہیں۔ تاکہ ان کا صحیح تصور ہمارے ذہنوں میں پیدا ہو۔ ان کی پہلی صفت یہ ہے کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب

یعنے یہ کتاب ہے اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں۔ کہ یہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔ وہ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ مطلب یہ کہ متقیوں کی ایک بلکہ پہلی صفت یہ ہے کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ پھر

ویقیمون الصلوٰۃ

وہ نماز قائم کرتے ہیں۔

ومما رزقنا ھم ینفقون

اور جو کچھ ہم نے ان کو رزق دیا ہے۔ اس کو فی سبیل اللہ خرچ کرتے ہیں۔

والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون

اور جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔ جو کچھ ہم نے تجھ پر اتارا ہے۔ اور جو کچھ ہم نے تجھ سے پہلے اتارا ہے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

اولئک علی ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون

یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔ اور یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں

یہ خدو خال کتنے واضح ہیں۔ متقی کی پہچان کے لئے اس سے بہتر کسوٹی کونسی ہے۔ کتنا مختصر مگر صاف صاف نقشہ کھینچ کے رکھ دیا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ اس کے آگے ہی دوسرے گروہ کا بھی نقشہ کھینچتا ہے۔ یہ ذرا طویل ہے۔ پھر بھی اس کا یہاں پیش کرنا ضروری ہے۔ ایسے گروہ کی پہلی صفت یہ ہے کہ

ان الذین کفروا سواءٌ علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون ختم اللہ علیٰ قلوبھم وعلیٰ سمعھم وعلیٰ ابصارھم غشاوۃٌ ولھم عذاب عظیم

یعنے جو لوگ انکاری ہیں خواہ تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے وہ تو ایمان لانے سے رہے اللہ تعالےٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور انکی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو خواہ کتنے بھی نشان دکھائے جائیں وہ ایمان نہیں لاتے۔ برخلاف متقیوں کے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

ومن الناس من یقول اٰمنا . . . . . بما کانوا یکذبون

لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالےٰ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ مومن نہیں ہوتے۔ وہ اللہ تعالےٰ کو اور ایمان لانے والوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ کسی کو سوائے اپنے آپ کے دھوکا نہیں دیتے۔ اور وہ یہ نہیں جانتے کہ ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی بیماری کو بڑھا دیتا ہے۔ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اس لئے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔

واذا قیل لھم لاتفسدوا . . . . . . لایشعرون

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین پر فساد برپا نہ کرو۔ تو وہ کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ وہ مفسد ہیں مگر وہ نہیں جانتے۔

واذا قیل لھم اٰمنوا کما اٰمن الناس قالوا انومن کما اٰمن السفھاءُ

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ جس طرح لوگ ایمان لاتے ہیں تم بھی ایمان لاؤ۔ تو کہتے ہیں کیا ہم بھی ایمان لائیں جس طرح سفہاءُ ایمان لاتے ہیں؟

اللہ تعالےٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے۔

الا انھم ھم السفھاءُ ولکن لا یعلمون

آگاہ ہو جاؤ کہ وہی لوگ سفہا ہیں مگر نہیں جانتے۔

واذا لقوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمنّا واذا خلوا الیٰ شیاطینھم قالوا انّا معکم انما نحن مستھزءون اللہ یستھزئ بھم ویمدّھم فی طغیانھم یعمھون

اور جب وہ ان سے ملتے ہیں جو ایمان لائے ہیں۔ تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے۔ لیکن جب اپنے شیاطین سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو محض ٹھٹھا کر رہے تھے۔ اللہ تعالےٰ ان سے ٹھٹھا کرتا ہے۔ اور انہیں سرکشی میں جس میں وہ بھٹک رہے ہیں مہلت دیتا ہے۔

اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدی فما ربحت تجارتھم وما کانوا مھتدین۔

یہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے عوض ضلالت خریدی ہے۔ پس ان کی تجارت ان کو نفع نہیں دیگی اور وہ ہدایت پانے والے نہیں:

جس طرح اللہ تعالےٰ نے مومنوں کی چند بنیادی صفات بیان فرما کر اعلان فرمایا ہے کہ

اولئک علیٰ ھدی

اسی طرح یہاں منکرین کی چند بنیادی صفات بیان فرما کر فرمایا ہے

اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدی

شروع میں اللہ تعالےٰ نے مومنوں اور منکروں کی چند بنیادی صفات شناخت کے لئے مختصراً بتا دی ہیں۔ تاکہ دونوں گروہوں کا تصور کیا جا سکے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ان دونوں گروہوں کی تفصیلی صفات موقعہ و محل کے لحاظ سے جابجا قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں۔ چنانچہ مثال کے طور پر سورہ انبیاء کے شروع میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اقترب للناس حسابھم . . . . . . . افھم یومنون

لوگوں کے لئے ان کا حساب قریب آ گیا ہے۔ اور وہ غفلت میں پڑے اعراض کرنے والے ہیں۔ ان کے پاس اپنے رب کی طرف سے کوئی نئی نصیحت نہیں آتی۔ مگر وہ اسکو سنتے ہیں اور کھیل میں پڑے رہتے ہیں۔ ان کے دل غافل ہیں۔ اور انہوں نے پوشیدہ سرگوشی کی وہ جنہوں نے ظلم کیا کہتے ہیں کیا یہ تمہاری طرح بشر نہیں ہے۔ کیا تم اس پر بھی جادو کی طرف آتے ہو۔ حالانکہ تم دیکھتے ہو۔ اس نے کہا میرا رب آسمان اور زمین کی باتوں کو جانتا ہے۔ اور وہ سمیع و علیم ہے بلکہ منکرین نے تو یہاں تک کہدیا کہ اضغاث احلام (پراگندہ خوابیں) ہیں۔ بلکہ اس نے افترا کیا ہے۔ بلکہ وہ شاعر (جھوٹی باتیں بنانے والا) ہے۔ پس چاہیئے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا نشان لائے۔ جیسا کہ پہلے بھیجے گئے۔

یہاں اللہ تعالےٰ نے منکرین کی یہ پہچان بتائی ہے۔ کہ وہ بندۂ حق اللہ کے الہام وحی کشوف اور خوابوں کو جن میں پیشگوئیاں ہوتی ہیں اضغاث احلام کہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں افترا کیا ہے۔ اور کہتے ہیں شاعری کر رہا ہے۔ خود منکرین کا "اضغاث احلام" کے الفاظ استعمال کرنا بندۂ حق کے خوابوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ بندگان حق کو اللہ تعالےٰ خوابوں کے ذریعہ بعض آئندہ ہونے والے واقعات کی اطلاع دیتا ہے۔ سورۂ یوسف سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے۔

ولنعلمہ من تاویل الاحادیث

پھر حضرت یوسف علیہ السلام کی زبان سے فرماتا ہے۔

وعلمتنی من تاویل الاحادیث

حضرت یوسف علیہ السلام کا سب سے بڑا معجزہ ان کا اپنا خواب اور اس کی تعبیر اور شاہ مصر کے خواب کی تعبیر ہے۔

منکرین اکثر یہ بھی اعتراض کیا کرتے ہیں کہ خواب کو پہلے کیوں نہ شائع کیا گیا۔ حالانکہ اس کی اطلاع کسی نہ کسی کو تو ہو چکی ہوتی ہے۔ مگر کسی مصلحت کی وجہ سے عام کرنا مناسب نہیں ہوتا۔ چنانچہ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا ستاروں والا خواب اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کو سنایا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے انہیں منع فرمایا۔

یا بنی لاتقصص رویاک علیٰ اخوتک فیکیدوا لک کیدا۔ ان الشیطان للانسان عدوٌ مبین (یوسف ۲)

مگر جب خواب پورا ہوتا ہے۔ تو حضرت یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں۔

یا ابت ھذا تاویل رویای من قبل قد جعلھا ربی حقا۔

اے میرے والد یہ ہے تاویل میرے پہلے دیکھے ہوئے رویا کی۔ اللہ تعالےٰ نے یقیناً اس رویا کو صحیح ثابت کر دیا ہے۔

آخر میں ہم سورۂ یوسف کی آخری آیہ کریمہ نقل کر دیتے ہیں۔ تاکہ جو لوگ بندگان حق کو

(باقی دیکھیں صہ پر)

# ہالینڈ کے مختلف اہم مقامات پر اسلام اور قرآن مجید کی صداقت پر کامیاب لیکچر

## غیر مسلموں کی طرف سے فضیلت اسلام کا اعتراف قرآن پاک کا دلنیزی ترجمہ ملکہ ہالینڈ کو پہنچا دیا گیا

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ)

الحمد للہ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغ کا سلسلہ حسب دستور جاری رہا۔ جلسوں اور لٹریچر وغیرہ کے ذریعہ اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ پیغام حق پہنچانے کی سعی کی جاتی رہی۔ جس کی مختصر روئیداد ہدیہ ناظرین المصلح کی جاتی ہے۔

### جلسہ جات

اس ماہ ایک جلسہ ہیگ میں منعقد کیا گیا جو کہ قرآن مجید کے ڈچ ترجمہ کی تکمیل کے متعلق تھا۔ اس موقع پر تقاریر کرنے کے لئے اس ترجمہ کی تکمیل کے لئے کام کرنے والوں میں سے بعض کو اپنے خیالات کے اظہار کرنے کی دعوت دی گئی۔ جلسہ کا اعلان ہیگ کے دو بڑے اخباروں میں کروانے کے علاوہ تین چار اخباروں کو خبر بھی بھیجی گئی۔ جو کہ ان اخباروں میں وقت پر شائع ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری توقع سے بڑھ کر ہو گئی۔ یہ جلسہ مسٹر ولیون کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مولوی ابوبکر صاحب ایوب نے کی۔ صدارتی تقریر میں مسٹر ولیون نے اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ جس کے بعد مولوی ابوبکر ایوب صاحب نے قرآن مجید کی آیات سے وہ امور ثابت کئے جن کا کسی الہامی کتاب میں موجود ہونا ضروری ہے۔ مثلاً یہ کہ وہ کتاب خود بتلائے کہ اس کی حیثیت کیا ہے۔ وہ کس طرح عالم وجود میں آئی۔ اس کا بنانے والا کون ہے۔ اس کی غایت کیا ہے۔ کیا وہ کامل و مکمل بھی ہے یا نہیں۔

آپ کی تقریر کے بعد خاکسار نے قرآن مجید کے خدائی کلام ہونے پر آدھ گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس میں مختلف دلائل دے کر بتایا کہ قرآن مجید خدا کا کلام ہے۔ اس کے بعد مسٹر عبد اللہ خان اوکنگ نے جو شروع سے قرآن مجید کے ترجمہ میں مدد کرتے رہے ہیں۔ تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا۔ "قرآن مجید کس طرح کروڑوں انسانوں کی زندگیوں پر اثر انداز ہو رہا ہے۔" آپ کی تقریر نہایت ہی دلچسپی سے سنی گئی۔ آپ نے بتلایا کہ ساری دنیا میں صرف ایک ہی کتاب ہے۔ جو ایسے طور پر کروڑوں انسانوں کی زندگیوں پر اثر ڈال رہی ہے کہ ان کی زندگی کا کوئی پہلو بھی اس سے باہر نہیں رہ سکتا۔ آپ نے بعض غیر مسلم یورپین کے حوالہ جات بھی دیئے جن سے آپ کے مضمون کی واضح الفاظ میں تائید ہوتی تھی۔

ان کے بعد مسز سپارن برخ Mrs. Sparen burg نے تقریر کی۔ یہ خاتون گو غیر مسلم ہیں مگر اسلامی تعلیم کا اثر ان پر نمایاں ہے۔ انہوں نے قرآن مجید کے ڈچ ترجمہ میں مدد کی تھی۔ اور جہاں تک زبان کی سلاست کا تعلق ہے۔ وہ انہی کی بدولت پیدا ہوئی ہے۔ کام کے دوران میں وہ اکثر دریافت کیا کرتی تھیں۔ کہ جہاد وغیرہ کا جو مفہوم ہم کتابوں میں پڑھا کرتے تھے۔ وہ تو مجھے کہیں نظر نہیں آتا۔ اسی طرح جبر کی تعلیم بھی نہیں دیکھی۔ اس موقع پر بھی انہوں نے ان تمام امور کا ذکر کر کے بتلایا۔ کہ سکول کی کتب میں جو ہم غلط باتیں اسلام کے متعلق سیکھا کرتے تھے۔ ان کی غلطی قرآن مجید کا مطالعہ کرنے پر صاف طور پر ظاہر ہو جاتی ہے۔

آپ نے نہایت ہی اچھے پیرایہ میں ان امور کا اظہار کیا۔ اور یہ بھی بتلایا کہ انہوں نے قرآن مجید میں کوئی غیر معقول بات نہیں دیکھی۔ اس کی تعلیم عین عقل کے مطابق ہے۔

ان کے بعد Dr. de Jong نے تقریر کی۔ یہ دوست بھی قرآن مجید کے ترجمہ کی چھپوائی کے وقت اس کام میں شریک ہوئے۔ اور پروفوں کے وقت سے لے کر آخر تک مدد کرتے رہے اور اپنے سابقہ تجربہ اور علم کی وجہ سے بہت مفید ثابت ہوئے۔ یہ دوست ہالینڈ میں اپنے علم اور تجربہ کی وجہ سے بہت شہرت رکھتے ہیں۔ کئی کتابیں لکھ چکے ہیں۔ ان کی عمر ۸۳ سال کی ہے۔ مگر ان کا ارادہ اور کام نوجوانوں کی طرح ہے۔ کام کے دوران میں اکثر صبح دس بجے تشریف لاتے اور شام کے چھ بجے تک کام میں مشغول رہتے۔ انہوں نے جس محبت اور جوش سے ہماری مدد کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزائے خیر دے۔

انہوں نے اپنی تقریر میں بعض یورپین مصنفین کی اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کیا اور بتلایا۔ کہ انہوں نے بعض انسائیکلوپیڈیا تک میں بھی غلط باتیں پڑھی ہیں۔ جن کے متعلق اب وہ قرآن مجید کا مطالعہ کر چکنے کے بعد سادہ طور پر یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ بالکل غلط اور جھوٹ ہیں۔ جہاد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اسلام واقعی ایک جہاد کی تعلیم دیتا ہے۔ اور میں بھی اس کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے ہر سننے والے کو وہ جہاد کرنے کی تلقین کروں گا۔ کیونکہ وہ جہاد نہایت ہی ضروری ہے۔ وہ جہاد کیا ہے۔ وہ انسان کا اپنے نفس کے خلاف جہاد کرنا ہے۔ آپ نے پھر یہ بھی بتلایا۔ کہ اسلام کسی کے ساتھ لڑائی کرنے کی تعلیم نہیں دیتا۔ ہاں دفاع کی اجازت ضرور دیتا ہے۔ جسے کوئی عقلمند بھی رد نہیں کر سکتا۔ اسی طرح آپ نے بتلایا کہ ہمارے ممالک میں یہ مشہور ہے۔ کہ اسلام کے نزدیک عورتوں میں روح نہیں ہے۔ مگر ایسا کہنا لاعلمی پر دلالت کرتا ہے۔ اسلام نے عورت کو مرد کے برابر لا کھڑا کر دیا ہے۔

اس کے بعد آپ نے قرآن مجید کی اصل زبان کی تاثیر بتلاتے ہوئے بیان کیا۔ کہ ہم عرب نہ ہونے کی وجہ سے اسکی خوبیوں سے واقف نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی ہم اسے اچھی طرح پڑھ سکتے ہیں۔ مگر اس کا اندازہ اس کے ترجمہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ ترجمہ اچھا کیا جائے۔ تو پھر آپ نے سورہ والضحیٰ کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ جسے انہوں نے "نظم" کے رنگ میں ڈھالا ہوا تھا۔

یہ دوست ابھی مسلمان نہیں ہیں۔ مگر اللہ کے فضل سے اسلامی تعلیم کے اثر کے نیچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے کام کی جزائے خیر دے۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

(۲) جلسہ ارنہم:۔ ایک تبلیغی جلسہ ارنہم کیا گیا۔ جس میں خاکسار نے اسلامی تعلیم کے منبع پر تقریر کی۔ اور بتلایا۔ کہ اسلامی تعلیم کا منبع اسی طرح آج بھی موجود ہے۔ جس طرح ابتداء میں تھا۔ جس کا مقابلہ دوسرے مذاہب نہیں کر سکتے۔ مختصر سی تقریر کے بعد تبادلہ خیالات کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ گیارہ بجے شب تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ حاضرین نے نہایت ہی دلچسپی کا اظہار کیا۔

(۳) ایمسٹرڈم کی ایک مزدوروں کی انجمن کی طرف سے تقریر کرنے کی دعوت ملی۔ جس کے لئے خاکسار اور مولوی ابوبکر صاحب فاضل گئے۔ تقریر سے پہلے بعض احباب سے ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ اس جلسہ میں کافی حاضری تھی۔ خاکسار نے پون گھنٹہ تک اسلامی تعالیم کے موضوع پر تقریر کی جس کے بعد سوالات و جوابات کا سلسلہ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ سامعین نے نہایت ہی دلچسپی سے جلسہ کی کارروائی کو سنا۔ اور سوالات دریافت کئے۔ اس انجمن کے ممبران کسی خاص مذہب سے تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ اکثر لامذہب ہیں۔ تاہم انہوں نے اسلام کے متعلق [illegible] کا اظہار کیا۔ اس سے اندازہ ہو [illegible] لامذہب اس لئے نہیں ہیں۔ کہ و[illegible] پسند نہیں کرتے بلکہ اس لئے ہیں۔ کہ [illegible] تسلی نہیں کر سکتی۔ انشاء اللہ [illegible] ریکے اور مواقع بھی پیدا ہوں گے۔ اللہ [illegible] لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

تعلیم و تربیت [illegible] غرض کے لئے ہم نے درس قرآن مجید کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے۔ ہر جمعہ کی شام کو ہمارے نو مسلم احباب کے علاوہ بعض غیر مسلم احباب بھی تشریف لاتے ہیں۔ پہلے قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے۔ اس کے بعد ترجمہ پڑھا جاتا ہے۔ اور پھر بعض مشکل آیات کی تشریح کی جاتی ہے۔ اس کے بعد سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ احباب نے اس درس میں نہایت ہی دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ باوجود سخت سردی کے پھر بھی اس میں شامل ہوتے رہے ہیں۔ تین دوست باقاعدہ مولوی صاحب سے عربی سیکھتے رہے۔ اور قرآن مجید ناظرہ بھی پڑھتے رہے۔

تعلیم کے سلسلہ میں مولوی ابوبکر صاحب فاضل خاص طور پر کام کرتے رہے۔ اس وقت تین چار اور دوستوں کو بھی عربی پڑھانے میں مشغول رہے۔ بعض دوست اردو بھی ان سے سیکھ رہے ہیں۔

### انفرادی تبلیغ

بہت سے دوست مشن ہاؤس میں تشریف لاتے رہے۔ جن کے ساتھ اسلامی تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کرنے کا موقع ملتا رہا۔ بعض احباب کے ہاں جا کر بھی پیغام حق پہنچایا جاتا رہا۔ مولوی صاحب خاص طور پر انفرادی تبلیغ میں کوشاں رہے۔

### پرچہ الاسلام

پرچہ "الاسلام" بھی شائع کیا گیا۔ مسٹر ولیون اور مولوی صاحب نے پرچہ کی تیاری میں نہایت ہی اخلاص سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اسکی جزائے خیر دے۔

ایک پبلشر کمپنی کی طرف سے احمدیت کے موضوع پر رسالہ لکھنے کی دعوت ملی تھی۔ چنانچہ وہ رسالہ بھی شائع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔

### قرآن مجید

ملکہ ہالینڈ کی خدمت میں حاضر ہو کر قرآن مجید پیش کرنے کے لئے وقت حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ مگر ان دنوں ملکہ محترمہ کو مصروفیات بہت تھیں۔ اس لئے ہمیں وقت نہ مل سکا۔ ہم نے ان کے لئے ایک نہایت ہی خوبصورت جلد کروائی ہوئی تھی۔ آخر وہ کاپی انہیں ڈاک کے ذریعہ ہی بھجوا دی گئی۔ جس پر ان کی سیکرٹری کا حسب ذیل جواب موصول ہوا

"ملکہ محترمہ نے "قرآن مجید" کے ڈچ ترجمہ کے سپیشل اور خاص خوبصورت نسخہ کے بھجوانے کی وجہ سے مجھے آپ کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرنے کے لئے فرمایا ہے۔ ملکہ نے آپ کی اس توجہ کو نہایت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔"

اب ہم وزیر اعظم ہالینڈ میئر آف دی ہیگ ایمسٹرڈم اور روٹرڈم اور وزیر تعلیم کی خدمت میں بھی قرآن مجید پیش کرنے کی تجویز کر رہے ہیں۔ اسی طرح انڈونیشین ہائی کمشنر کی خدمت میں بھی۔ آخر میں احباب کرام کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ تا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت کے قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ اور اسلام کو ان ممالک میں جلد از جلد مضبوط بنیادوں پر قائم فرما دے۔

# حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے دَور میں

# جماعت احمدیہ کی شاندار مالی قربانیاں

(۳)

(از مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال قادیان)

## دفتر اول اور دفتر دوم

پہلے دس سال میں شامل ہو کر قربانیاں جاری رکھنے والے مجاہدین دورِ اول اور دفتر اول میں شمار کئے گئے۔ اور دس سال کے بعد شامل ہونے والے دفتر دوم کے مجاہدین کہلائے۔ اور بجائے سال اول کے لئے ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ کے مطالبہ کے اور اس کے مقابل پر ایک لاکھ تین ہزار روپے کی آمد کے اس تحریک کے انیسویں سال میں تحریک جدید کا بجٹ ساڑھے چار لاکھ روپیہ تک جا پہنچا ہے۔ اور ہمارے تبلیغی اخراجات کی ضروریات ساتھ ساتھ اس قدر بڑھ چکی ہیں۔ کہ اس وقت دو سو کے قریب بیرونی مبلغوں کے کام کو جاری رکھنے اور مؤثر طور پر کام چلانے کے لئے اخراجات کا کم از کم اندازہ اٹھارہ لاکھ ہے۔ جس کے پورا کرنے کا حضرت مصلح موعود نے دوسرے دور میں شامل ہونے والے مجاہدین سے مطالبہ فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ر دسمبر ۱۹۵۲ء میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"اس وقت ہمارے مشن زیادہ تر افریقن اور ایشیائی ممالک میں ہیں۔ کچھ مشن یورپین اور امریکن ممالک میں بھی ہیں۔ ہم نے ان مشنوں کی تعداد کو بڑھانا ہے۔ اور انہیں اس قدر مضبوط کرنا ہے۔ کہ ہم اسلام کو پھیلا سکیں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں۔ تو جو بیج ہم نے پھینکا ہے۔ وہ بھی رائیگان جائے گا۔ تم جانتے ہو۔ کہ جب تم کسی کھیت میں گندم بوتے ہو۔ تو پھر اس کی نگہداشت کرتے ہو۔ اسے وقت پر پانی دیتے ہو۔ تب جا کر اس کھیت سے فصل حاصل کرتے ہو۔ لیکن اگر تم ایک ایکڑ میں ۲۰-۲۵ سیر دانے پھینک دو۔ اور پھر اس میں ایک لوٹا پانی کا گرا دو۔ تو تمہارے بیس پچیس سیر دانے جو تم نے بیج کے طور پر پھینکے تھے۔ وہ بھی ضائع ہو جائیں گے۔ اگر ان مبلغین کے لئے سامان بہم نہ پہنچائے گئے۔ تو ظاہر ہے کہ موجودہ حالت میں تو ہم ان کے لئے خوراک بھی مہیا نہیں کر رہے۔ پس چاہیئے کہ جماعت قربانی کے لئے تیار ہو جائے۔

ہر احمدی ہر سکرٹری اور ہر پریذیڈنٹ اور ہر بارسوخ آدمی کا فرض ہے۔ کہ وہ جماعت کے تمام افراد میں تحریک کر کے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے۔ ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے۔ اور پھر ان کی وصولی کے لئے پوری کوشش کرے۔ دورِ اول سے دورِ دوم کی طرف آنے کی وجہ سے تحریک جدید کو نقصان نہ پہنچے۔ بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ ترقی کر جائے۔"

## تحریک جدید کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا کام

اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضرت مصلح موعود کے طفیل صرف تحریک جدید کے ذریعہ سے ہی جو تبلیغی کام سرانجام دیئے گئے۔ وہ بھی تاریخ عالم میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ اسلامی حکومتوں اور دیگر بڑے بڑے مالدار اداروں اور جماعتوں کو بھی یہ توفیق نہیں ملی۔ کہ وہ اس غریب جماعت کے مقابل پر دس فی صدی بھی خدمت اسلام کا فریضہ ادا کر سکتے۔

تحریک جدید کی مالی قربانیوں کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور ربوہ کے بجٹ جو علی الترتیب پونے دو لاکھ اور پونے چودہ لاکھ ہیں۔ ان پر جماعت کے عام اندرونی تبلیغی اور دیگر کاموں کا انحصار ہے۔ چندہ عام اور نظام وصیت کی وسعت کے ساتھ حصہ آمد وغیرہ کے چندہ میں ترقی کے مکمل اعداد و شمار اس وقت میرے سامنے نہیں ہیں۔ بہر حال ان میں غیر معمولی ترقی بہر حال واضح ہے۔

## جماعت کے ایک اور مرکز کا قیام

۱۹۴۷ء میں برصغیر ہندوستان کی تقسیم کی وجہ سے جماعت کے ایک بڑے حصہ کو مجبوری حالات میں نقل مکانی کرنی پڑی۔ اور اس کے باعث جماعت کے افراد اور بحیثیت مجموعی جماعت احمدیہ کو جس قدر مالی اور اقتصادی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ کسی وضاحت کا محتاج نہیں ہے۔ اس بے سروسامانی کے عالم میں اور غریب الوطنی کی حالت میں جماعتہائے پاکستان کے لئے ایک نئے مرکز کا قائم کرنا اور اس مرکز کی مالی ضروریات کو پورا کرنا ایک ایسا کرشمہ ہے۔ جو حضرت مصلح موعود کی اولوالعزمی کو حقیقی طور پر روشن کرنے کے لئے کافی ہے۔

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا نیا مرکز جو ربوہ کی مبارک بستی میں آباد ہوا۔ اس کے دفاتر مساجد مہمان خانہ اور دیگر اداروں کی پختہ عمارتیں بفضل تعالےٰ لاکھوں روپے کے اخراجات سے تیار ہو چکی ہیں۔ اور ربوہ کی زیارت کے لئے ہر داخل ہونے والا نووارد آج ویرانہ میں رونق اور جنگل میں منگل کو دیکھ کر محوِ حیرت ہوتا ہے۔ اور حضرت مصلح موعود کی کرامت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

## تائید الٰہی

اقتصادی اور مالی مشکلات کے دور میں جماعت کی ضروریات کو پورا کرنے کا غیر متزلزل عزم اور اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی صلاحیت اس بات کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارادوں کے ساتھ خدا کی تقدیر کے تار لپٹے ہوئے ہیں۔ اور حضور کا عزم صمیم دنیا کی ظاہری و مادی مشکلات کے خوف سے بے نیاز ہوتا ہے۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم و لا ہم یحزنون۔

## تعمیر مساجد کا کام

مسجد لندن کی طرح حضور کے ارشاد کے ماتحت صرف عورتوں کے چندہ سے ہالینڈ میں مسجد تیار کی جا رہی ہے۔ تا ایک بار پھر دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ احمدی عورتیں قربانی کے میدان میں مردوں سے پیچھے نہیں ہیں۔ بلکہ ان سے زیادہ اخلاص و عقیدت کے جذبہ کے ساتھ اپنے مقدس امام کی آواز پر لبیک کہنے کو تیار ہیں۔

اس طرح حضور نے بیک وقت مردوں کو بھی اپنے اخلاص و قربانی میں مسابقت کی روح دکھانے کے لئے موقعہ بہم پہنچایا ہے۔ اور یہ اعلان فرمایا ہے کہ مسجد امریکہ کی تعمیر و تکمیل مردوں کے چندہ سے ہوگی۔ ان کے علاوہ حضور دنیا کے تمام دیگر ممالک میں مساجد کے قیام کے لئے عام رنگ میں بھی تحریک فرما چکے ہیں۔ جس میں مخلصین جماعت حصہ لے رہے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ حضور کی یہ بابرکت تحریک بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہوگی۔ اور عنقریب وہ دن آئیگا۔ جبکہ تمام ممالک میں احمدیہ جماعت کو مساجد کی تعمیر کی سعادت نصیب ہوگی۔ انشاء اللہ۔

## قرآن کریم کا مختلف زبانوں میں ترجمہ

قرآن کریم کا بھی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اور حضور یہ عزم رکھتے ہیں۔ کہ اس مقدس کتاب کا ترجمہ دنیا کی ہر زبان میں کیا جائے۔ تا روحانیت سے پیاسی دنیا کے لئے آب حیات میسر ہو۔ اور وہ اپنی تشنگی کو بجھا کر تسکین حاصل کر سکے۔ اور اس فتنہ و فساد میں الجھی ہوئی دنیا کے لئے امن و آشتی کا سامان مہیا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" کا الہام زیادہ سے زیادہ روشن اور واضح صورت میں پورا ہو سکے۔

## ہمارا فرض

ہم نے جو اللہ تعالےٰ سے عہد کیا ہے۔ کہ دین کے لئے ہر قسم کی مالی و جانی قربانی کریں گے۔ ہم جو اس بات کے دعویدار ہیں۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم کر کے نئی زمین اور نئے آسمان کی بنیاد رکھی ہے۔ ہم جو یقین رکھتے ہیں۔ کہ دنیا کا آئندہ نظام صحیح اسلامی بنیادوں پر ہمارے ہاتھوں سے تعمیر کیا جاتا ہے۔ ہمارے لئے زیادہ ضروری ہے کہ مشکلات کے دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور حضرت مصلح موعود کے ارشادات کے مطابق دنیاوی لذات سے منہ موڑ کر اپنی تمام تر کوشش اس عظیم الشان مقصد کی تکمیل کے لئے وقف کر دیں۔ اور صدق دل سے خدا کی رضامندی حاصل کرنے کا فکر کریں۔

جہاں احمدیہ جماعت نے بحیثیت مجموعی مالی قربانی کا ایک نہایت اعلیٰ اور عمدہ نمونہ پیش کیا ہے۔ اور اپنے عمل سے اپنے اخلاص کا ثبوت دیا ہے۔ وہاں اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ کہ بعض احباب ابھی کچھ کمزوری اور سستی دکھا رہے ہیں۔ اور اپنے مالی فرائض کی ادائیگی میں معیار پر پورے نہیں اتر رہے۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ احباب کو غیر معمولی مشکلات اور غیر اختیاری مجبوریوں نے کافی پریشان کر رکھا ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے۔ جو قربانی تکلیف اٹھا کر کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں وہ زیادہ مقبول اور بہترین اجر کا مستوجب ہوتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل کو جذب کر کے مشکلات کو کم کرنے کا باعث بنتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں کہ:۔

"خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے۔ جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر۔ اپنی عزت کو چھوڑ کر۔ اپنا مال چھوڑ کر۔ اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لوگے۔ تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤگے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤگے۔ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔"

سلسلہ کی ملی مشکلات اور ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی ذاتی اور خاندانی مشکلات اور پریشانیوں کو نظر انداز کر کے قربانی کے میدان میں اپنا قدم پہلے سے زیادہ آگے بڑھائیں۔

جماعت کا ہر فرد جسے اللہ تعالےٰ نے حضرت مصلح موعود کو پہچاننے کی سعادت بخشی ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ اس خدائی انعام کی ناقدری نہ کرے۔ کیونکہ جو ایسے نصب العین کو جانتے ہوئے محض اپنی سستی کی وجہ سے قربانی کی دوڑ میں پیچھے رہ جائیگا۔ وہ خدا کے نزدیک یقیناً قابل مواخذہ ہوگا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ جماعت کے ہر فرد کو امام وقت کے منشاء کے مطابق جماعتی ضروریات کا پورا احساس بخشے۔ اور وہ اعلیٰ سے اعلیٰ مالی قربانیاں پیش کر کے اس کی رضا کو حاصل کرنے والا ہو۔ تا اللہ تعالیٰ کی تائیدات و انعامات کا دن قریب سے قریب تر ہو جائے۔

مبارک ہے وہ جو صدق دل سے امام وقت کی آواز پر لبیک کہتا ہوا وقت کی نزاکت کو پہچاننے کی کوشش کرتا ہے۔ مبارک ہے وہ جو اپنے وعدۂ بیعت کے صحیح مفہوم کو سمجھ کر اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال کو اپنا مال نہیں سمجھتا۔ اور پیشتر اس کے کہ دولت اس سے بیوفائی کر کے اس کو چھوڑ دے۔ اور موت اس کے مال کو اس سے علیحدہ کر دے۔ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں یہ حقیر مال خرچ کر کے اپنے لئے ایسا زادِ راہ تیار کر لیتا ہے۔ جو اس کی ابدی بھلائی اور نجات کا ذریعہ بن سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(بدر قادیان ۱۴ فروری ۵۴ء)

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کا ضروری ارشاد

## اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں رکھوائیں

"امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ میں تو روپیہ رکھوانے کی لوگوں کو عادت پڑی ہوئی ہے۔ لیکن میں تحریک جدید کے لئے بھی جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنا روپیہ وہاں بھی رکھیں" (حضرت امیر المومنین)

### ضروری یادداشت:-

امانت ذاتی اور امانت تحریک جدید دو علیحدہ علیحدہ امانتیں ہیں سو دوست امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کراتے وقت امانت تحریک جدید کے الفاظ لکھا کریں۔

### دوستوں کی سہولت کے لئے:-

لاہور یا کراچی کے دوست تحریک جدید کی رقوم نیشنل بنک آف پاکستان۔ لائیڈز بنک۔ حبیب بنک لاہور یا کراچی میں جمع کرا سکتے ہیں۔ بنک کی رسیدیں ہمیں بھیجدیں۔ تو ہم رقم اُن کے حساب میں جمع کر لیں گے۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

# صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فہرست بھجوائیں

مجلس مشاورت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی نمائندگی بھی ہوتی ہے۔ تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت احمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ صحابہ کی فہرست دفتر ہذا میں جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جن میں سن بیعت اور موجودہ عمر بھی تحریر ہو۔ سابقہ صحابی تتمہ اشتہار آتھم کی فہرست ۳۱۳ میں شامل ہوں ان کی صراحت کی جائے۔ (انچارج صیغہ تالیف و تصنیف)

# "اصحاب احمدؑ" جلد دوم کے متعلق

## مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین کی رائے

"اصحاب احمدؑ جلد دوم کی سات صد صفحات پر مشتمل کتاب جو حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ اور بعض دیگر صحابہ کے حالات پر ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ایڈیٹر بدر قادیان نے تصنیف کی ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غیر مطبوعہ وحی درویا اور بہت سے غیر مطبوعہ مکتوبات درج کئے ہیں۔ اس کتاب کے متعلق چوہدری صاحب موصوف تحریر کرتے ہیں:-

"اس کتاب میں آپ نے جس قدر للہ محنت اٹھائی ہے۔ وہ قابل قدر اور قابل تعظیم ہے۔ تحقیق کو غائت درجہ تک پہنچا دیا گیا ہے۔ اور ایسے ایمان افروز واقعات درج فرمائے ہیں۔ جو حضرت اللہ تعالیٰ کی وحی "حجۃ اللہ" کی صداقت روز روشن کی طرح ظاہر کر رہے ہیں۔"

—(بقیہ لیڈ صفحہ ۲)—

جھٹلاتے ہیں تاکہ عبرت حاصل کریں۔

لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب ما کان حدیثا یفتریٰ ولکن تصدیق الذی بین یدیه

یقیناً یقیناً ان لوگوں کے قصص میں عقل والوں کے لئے عبرت ہے۔ یہ جھوٹ بنائی ہوئی بات نہیں ہے۔ بلکہ جو اس کے پہلے ہوا ہے اس کی یہ تصدیق ہے۔

قرآن کریم نے آغاز ہی میں جیسا کہ ہم نے شروع میں بیان کیا ہے دو گروہوں متقیوں اور منکروں کی صفات بیان فرمائی ہیں۔ یہ دونوں گروہ ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ دونوں کی صفات سے ان کو ہمیشہ پہچانا جا سکتا ہے۔ دونوں ہر زمانے میں نمودار ہوتے رہتے ہیں۔ اور جیسا کہ اس آخری آیہ کریمہ میں بتایا گیا ہے پیچھے آنے والے پہلوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ متقی متقیوں کی اور منکر منکروں کی۔

—— عبرة لاولی الالباب ——

(۱) ادریس اور میر بھانجہ نسیم احمد بی۔ اے اور میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب سے اُن کی امتیازی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (۲) خادم راشد حسین دادو سندھ (۳) بندہ تقریباً ۲ ماہ سے بیمار ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعت کے بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے۔ (خلیل احمد۔ محمد آباد ضلع میرپور خاص سندھ)

# صیغہ نشر و اشاعت ربوہ کا شائع کردہ لٹریچر

صیغہ نشر و اشاعت ربوہ میں مندرجہ ذیل کتب موجود ہیں۔ جن کی قیمت اشاعت کی غرض سے لاگت کے قریباً برابر رکھی گئی ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر فائدہ حاصل فرمائیں۔

تحفۃ الندوۃ —— ۲ر فی نسخہ } تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے ۱۰ر " }

قیام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں ۴ر فی نسخہ تصنیف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

ختم نبوت کی حقیقت ۱۲ر " " مکرم مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

اچھی مائیں۔ تربیت اولاد کے دس سنہری گُر } ۳ر " " " "

حیات الآخرۃ اعلیٰ کاغذ ۸ر عام کاغذ ۶ر تصنیف مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ

قیام پاکستان اور جماعت احمدیہ ۴ر فی نسخہ " مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس

What is Ahmadiyyat ۸ر تصنیف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

Why I believe in Islam ۱ر " " " " "

نیز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تحقیقاتی عدالت میں بیان چھپ رہا ہے۔ قیمت فی نسخہ ۲ر۔ جلد منگوائیں۔ (نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

# درخواست ہائے دعا

ان دنوں پنجاب یونیورسٹی کا میٹرک کا امتحان شروع ہو رہا ہے جس میں بہت سے احمدی طلباء شریک ہو رہے ہیں۔ اسی طرح دیگر امتحانات بھی شروع ہو رہے ہیں۔ احباب تمام احمدی طلباء کی کامیابی کے لئے دل سے دعا فرمائیں۔ (۲) میں اس سال پنجاب یونیورسٹی سے میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہا ہوں۔ احباب مجھے اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ خاکسار عبد الباسط دادو سندھ (۳) میرے بھائی مسعود حسین

# چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا خطبہ تقسیم اسناد (بقیہ صفحہ اول)

کے درمیان کوئی اختلاف یا تضاد نہیں ہے۔ سائنس بذات خود مذہبی صداقتوں کے ظہور کا ایک ذریعہ ہے اور ان کی مصدق ہے۔ اگر کہیں ظاہری اختلاف نظر آتا ہے۔ تو مزید غور و فکر اور تفتیش و تحقیق کی مدد سے وہ بالآخر رفع ہو جائے گا۔ اور یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ جائیگا کہ یا تو سائنس کے کسی نظریہ کو مکمل تحقیقات کے بغیر صحیح تسلیم کر لیا گیا تھا یا کسی من گھڑت خیال کو اصول کا درجہ دے کر اسے از خود مذہب کا جزو قرار دے دیا گیا تھا۔ آپ نے اپنے بیان کی تائید میں قرآن مجید کی متعلقہ آیات پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ جو طالب علم اسلامی روح کے مطابق تحصیل علم میں کوشاں ہوگا۔ اس کی نظر وسیع بھی ہوگی اور دقیق بھی۔

چوہدری ظفر اللہ خان نے کہا۔ ہماری تعلیم اور عمل دونوں کی اصلاح اور درستی جبھی ہو سکتی ہے۔ کہ ہم ان حائل شدہ حجابوں کو دور کر کے اللہ تعالیٰ ہی کو پھر اپنی ہر سعی و کوشش کا مقصد قرار دیں۔ اگر اساتذہ اور طلباء اپنی توجہ کو اس مرکزی نقطہ کی طرف پھیر دیں۔ اور وجہ اللہ کی تلاش اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کو تعلیم دینے [illegible] کرنے کا اصل مقصد قرار دیں [illegible] ے عرصہ میں قوم کی زندگی میں [illegible] ب پیدا ہونا شروع ہو جائے گا۔

چوہدری [illegible] نے اساتذہ کو تلقین کی کہ اس حقیقت [illegible] سط درجے کے طالب علم کے ذہن نشین کر [illegible] و توجہ سے محنت کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا [illegible] ی کی قدرتوں کے اسرار اس پر کھلتے چلے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا ممکن ہے اس سے یہ فکر پیدا ہو جائے کہ ایسے طلباء تمام وقت پورے انہماک کے ساتھ حصول علم ہی میں لگے رہیں گے۔ لیکن دراصل یہ خوف بھی بیجا ہے۔ کیونکہ جو شخص تخلقوا باخلاق اللّٰہ کو اپنا مقصد بنائے گا۔ وہ اپنی زندگی میں متناسب اعتدال پیدا کرنے کی فکر رکھے گا۔ جو شخص اخلاق اللہ کے ساتھ اپنے آپ کو مزین کرنے کا خواہشمند ہوگا۔ اسے حسن اعتدال کی بھی فکر رہے گی۔

### اسلامی تعلیم کا نمونہ

وزیر خارجہ نے اساتذہ اور طلباء کو کہا کہ وہ اس مقابلے کے زمانے میں تعلیم الاسلام کا عملی نمونہ بنیں۔ کیونکہ اس وقت ایک طرف تو مادی مقاصد و مادی اسباب کو زور دیا جا رہا ہے ان مقاصد کے حصول پر زور دیا جا رہا ہے۔ اور دوسری طرف اسلام اور اسلامی معیار حیات ہے۔ جس کا مقصد ساری اخلاقی اور مادی طاقتوں کے درمیان تناسب اور توازن پیدا کرنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ طلباء ایسا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ جس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے درمیان صحیح رشتے کی جیتی جاگتی مثالیں ہماری نظروں کے سامنے آجائیں۔

**دعا کی اہمیت:** چوہدری ظفر اللہ خان نے دعا کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ دنیا آج دعا کی طاقت سے غافل ہے۔ یہ ہتھیار اور یہ طاقت ہر کسی کو میسر ہے لیکن اس سے فائدہ وہی اٹھا سکتا ہے جو اس پر ایمان رکھتا ہو

# جماعت احمدیہ اور اس کے بانی کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری کا دعویٰ کرنیوالا ہر شخص کافر ہے

## ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اور اپنے آپ کو حضور کا غلام یقین کرتے ہیں

### متعدد مسلمان علماء نے "ختم نبوت" کی وہی تشریح کی ہے جسے احمدی پیش کرتے ہیں

#### تحقیقاتی عدالت میں صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے وکیل ملک عبدالرحمٰن خادم کی بحث

لاہور ۲۶ فروری - آج مجلس عمل کے وکیل مولانا میکش کے بعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے وکیل ملک عبدالرحمٰن خادم نے اپنے دلائل دینا شروع کئے اور عدالت کو حاضرین کرتے ہوئے بتلایا کہ جماعت احمدیہ اور اس کے بانی یہ یقین رکھتے ہیں کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے برابری کا دعویٰ کرنیوالا ہر شخص کافر ہے

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ احمدی حضرت مرزا غلام احمد کو اور اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو خاتم النبیین ہیں غلام سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا احمدی ختم نبوت کے عقیدے میں یقین رکھتے ہیں۔

وکیل نے عدالت کے سامنے اس امر کا اظہار کیا کہ فسادات کی وجہ مذہب کو قرار نہیں دیا جا سکتا انہوں نے کہا کہ انہیں اس سے انکار نہیں ہے کہ احمدیوں اور مسلمانوں کے دوسرے فرقوں میں عقیدہ کے اختلافات موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مذکورہ بالا حقیقت کا ثبوت یہی ہے کہ احمدی ایک الگ فرقہ بناتے ہیں۔

مسٹر خادم نے کہا یہ حقیقت کہ بعض لوگ عقیدہ کے معاملہ میں احمدیوں سے اختلاف رکھتے ہیں۔ لوٹ مار کرنے اور قتل کرنے کا جواز مہیا نہیں کرتی۔ انہوں نے کہا اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ نہ ہی کوئی مذہب یا ضمیر اس کی اجازت دیتا ہے۔ انہوں نے یہ تجویز پیش کی کہ جب تک بعض دلچسپی رکھنے والے مذہبی منافرت پھیلانے کے لئے مذہبی اختلافات کو استعمال نہ کریں۔ اس وقت تک ملک میں امن و امان کو نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اور فسادات نہیں ہو سکتے

مسٹر خادم نے کہا کہ گذشتہ ستر برس میں ہندوستان اور پاکستان میں کسی غیر احمدی کی طرف سے کسی ایک احمدی کو کبھی نہیں مارا گیا یا احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی جھگڑا اور تنازع نہیں ہوا۔ جبکہ دوسرے فرقوں میں جو اب احمدیوں کی مخالفت میں متحد ہیں کئی بار فساد ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ حقیقت اس لئے اور بھی زیادہ واضح ہو گئی ہے اور اس کی طرف زیادہ نظر جاتی ہے۔ جب یہ دیکھتے ہیں کہ عدالت کے سامنے شکایات میں جن تحریری چیزوں کو اشتعال انگیز بتایا گیا ہے وہ دسیوں برس پرانی ہیں۔

وکیل نے کہا یہ بات انسانی فہم سے بالا ہے کہ فروری اور مارچ ۱۹۵۳ء کو یکایک تمام دوسرے فرقوں پر اس حقیقت کا انکشاف ہوا کہ احمدیوں کا پروپیگنڈا اور تبلیغ اور خود احمدی اس قدر اشتعال انگیزی کر رہے ہیں کہ ان کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ مسٹر خادم نے کہا کہ یہ خیال صحیح ہے کہ اسلامی تصورات کے مطابق مملکت پاکستان کے قیام نے تمام نظریہ بدل ڈالا ہے اور یہ کہ تقسیم کے بعد مسلمانوں کے دوسرے فرقے دوسرے معاملات پر اس قدر مصروف تھے کہ وہ اس مسئلے پر جسے احمدیہ فتنہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ زیادہ توجہ صرف نہیں کر سکتے۔

انہوں نے کہا تقسیم کے فوراً بعد جب حکومت اور عوام کے سر پر مسئلہ کشمیر اور مہاجرین کی آباد کاری کے مسائل کا بوجھ پڑا ہوا تھا۔ اس وقت شیعوں اور سنیوں میں کم از کم چار بار فسادات ہوئے۔

وکیل نے کہا کہ مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ خیال نہ تو مناسب ہے اور نہ ہی اس کی بنیاد حقائق پر ہے کہ احمدی اور دوسرے مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ ملکر امن سے نہیں رہ سکتے۔ انہوں نے یہ خیال پیش کیا کہ حالیہ ہنگاموں کی وجوہات کچھ اور ہی ہونگی۔

مسٹر خادم نے کہا کہ شروع میں جب احرار کو اپنی طاقت کے متعلق شک تھا وہ یہ خیال ظاہر کر رہے تھے کہ ان کو اور احمدیوں کو اپنے جلسے کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ لیکن جونہی ان کو کافی امداد حاصل ہوگئی۔ انہوں نے اپنا موقف تبدیل کر لیا۔

انہوں نے کہا۔ جہاں تک ختم نبوت کے عقیدہ کا تعلق ہے۔ احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اختلاف صرف اس عقیدہ کی تشریح کے سلسلے میں ہے۔

وکیل نے کہا۔ عقیدے کے سلسلے میں احمدیوں کا نقطہ نظر دوسرے مسلمانوں کے لئے نیا نہیں اپنے نظریئے کے ثبوت کے طور پر انہوں نے مسلمان علماء کی بہت سی تحریریں پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان تحریروں کے متعلق چاہے کچھ بھی کہا جائے۔ بہر حال یہ تو صاف ظاہر ہے کہ ان کو اسلام کے دائرہ سے خارج نہیں سمجھا جاتا رہا اور یہ کہ برسوں سے ان کے خیالات کو برداشت کیا جاتا رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ احمدیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ایک امتی نبی بن جائے گا۔ جب کہ دوسرے فرقوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ایک نبی کا دوبارہ ظہور ہوگا۔ جو امتی ہوگا۔

خادم صاحب نے کہا کہ متعدد مسلمان علماء نے ماضی میں ختم نبوت کی وہی تشریح کی تھی جو احمدیوں نے پیش کی ہے۔ اپنے دعوے کے ثبوت میں انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے عہد سے دور حال تک علماء کی تحریروں کا حوالہ دیا۔

انہوں نے کہا کہ اس حقیقت کے باوجود کہ جن علماء نے یہ رائے ظاہر کی تھی۔ وہ احمدی نہیں۔ ان کی رائے کے اظہار پر انہیں کافر نہیں قرار دیا گیا

مسٹر خادم نے کہا کہ مسیلمہ پر حملہ اس لئے نہیں کیا گیا تھا۔ کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک اسلامی ریاست میں اس نے دوسری باتوں کے علاوہ ۸۰ ہزار افراد کی ایک فوج تیار کی تھی اور کئی مسلمانوں کو ہلاک کر دیا تھا۔

انہوں نے زور دے کر کہا کہ جن لوگوں نے ختم نبوت کی مختلف تشریح پیش کی ان کے پاس اس کے دلائل موجود تھے اور قرآن مجید میں ایسی آیتیں موجود ہیں جو ایسی تشریح کی بنیاد بن سکتی ہیں۔

انہوں نے قرآن مجید کی ایک آیت اور ایک حدیث نبوی کا حوالہ دے کر یہ ثابت کیا کہ کسی شخص کو یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو کافر کہے۔

خادم صاحب نے اس الزام کی تردید کی کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے قرآن، اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے خلاف جہاد کو منسوخ قرار دے دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ خیال کرنا بالکل غلط ہوگا کہ میرے فرقے نے یہ پوزیشن فسادات کے بعد اختیار کی ہے اس سلسلہ میں میرا فرقہ عام مسلمانوں کے ساتھ مکمل اتفاق رکھتا ہے کہ کسی کو قرآن مجید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرمان منسوخ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

مسٹر خادم نے کہا کہ احمدیہ فرقہ گذشتہ تیس چالیس برس سے اس سلسلہ میں اپنی پوزیشن واضح کر رہا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب اور ان کے پیرو کار اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت خود اختیاری کے لئے جنگ کے خلاف نہیں ہیں۔ لیکن بد قسمتی سے جماعت کے خلاف پروپیگنڈا جاری رہا۔

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے وکیل نے کہا کہ جہاد کے تصور کو بڑی کثرت سے غلط طور پر پیش کیا جا رہا ہے اور اس کا مطلب یہ لیا جاتا رہا ہے کہ مسلمان مذہبی اختلافات کو جہاد شروع کرنے اور ان لوگوں کو ہلاک کرنے کے لئے جو مسلمانوں کے عقائد سے اتفاقاً متفق نہیں ہیں کافی وجہ سمجھتے ہیں

"نزول مسیح" کے عقیدے کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر خادم نے کہا کہ قرآن کی رو سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسٰے (علیہ السلام) ابن مریم ایک طبعی موت مرے تھے اور یہودیوں کے عقیدے کے برعکس ان کی موت صلیب پر واقع نہیں ہوئی تھی۔

انہوں نے کہا کہ یہودی مانتے ہیں کہ عیسٰی (علیہ السلام) ابن مریم کی موت صلیب پر واقع ہوئی۔ کیونکہ وہ یہ ظاہر کرنا چاہتے تھے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام پر خدا کا قہر نازل ہوا تھا۔ اور وہ صلیب پر ایک ذلت آمیز موت مرے۔

انہوں نے کہا کہ یہودی نظریہ بالکل غلط ہے کیونکہ قرآن مجید اور حدیث نبوی میں نبی کے دوبارہ ظہور کی طرف اشارہ کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ میرا فرقہ مانتا ہے کہ ایک امتی نبی بن جائے گا۔

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے وکیل نے کہا کہ احمدیوں کے خلاف یہ الزام ہے کہ انہوں نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ ام المومنین اور سیدۃ النساء ایسی اصطلاحیں استعمال کرکے اسلام کی پیروڈی کی ہے۔ بالکل غلط ہے یہ اصطلاحات بعض مسلمان اولیاء کے لئے استعمال کی جاتی رہی ہیں لیکن عام مسلمانوں نے اسے کبھی اشتعال انگیز خیال نہیں کیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ ۱۹۴۷ء کے فسادات کے دوران میں عام مسلمانوں کا سلوک بہت شاندار رہا اور انہوں نے جان و مال کی حفاظت کے لئے اپنے احمدی ہمسایوں کی مدد کی۔

انہوں نے کہا کہ جماعت کے خلاف جھوٹے اور معاندانہ پراپیگنڈے کے ذریعے یہ فسادات معدود چند لوگوں نے کرائے۔

احمدیوں کے خلاف دوسرے الزامات میں کہا گیا ہے کہ دوسرے مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ یہ بالکل غلط ہے اس کے برعکس مسلمانوں کے بعض فرقے ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے رہے ہیں۔

مسٹر خادم نے کہا کہ جماعت اسلامی اور مولانا مودودی نے جن کا موقف یہ تھا کہ احمدیوں کے بارے میں مطالبات پر تمام علماء متفق تھے۔ احمدیوں کے نظریئے کی نقل کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن فرق صرف یہ تھا کہ جماعت اسلامی تشدد کے ذریعے سیاسی اقتدار حاصل کرنے میں یقین رکھتی تھی۔

انہوں نے کہا کہ اگر "ختم نبوت" کا عقیدہ مسلمانوں کو اتنا عزیز تھا کہ وہ اس کی تشریح کے اختلاف تک برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ تو اس سلسلہ میں گذشتہ کئی صدیوں سے بعض مشہور مسلمان علماء کا اختلاف کیوں برداشت کیا جاتا رہا تھا۔

وکیل نے کہا کہ مسلمانوں کا ہر فرقہ کسی نہ کسی اصول پر ایک دوسرے سے اختلاف رکھتا ہے۔ لیکن انہیں اقلیت قرار دینا کبھی خیال نہیں کیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ گذشتہ ستر برس سے احمدیوں کو بھی مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھا جاتا رہا تھا

انہوں نے کہا کہ یہ بات انتہائی تعجب انگیز ہے کہ یکدم یہ کہا جانے لگا کہ احمدیوں کو بالکل ہی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے وکیل نے یہ بتانے کیلئے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی وفات پر انہیں شاندار خراج تحسین پیش کیا گیا۔ بعض مسلم اخبارات کے اقتباسات پڑھ کر سنائے

مسٹر خادم کے دلائل کے بعد فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کارروائی ختم ہو گئی۔

## نجیب کے خرطوم پہنچتے ہی خونریز فساد شروع ہوگیا

### سوڈان پارلیمنٹ کا افتتاحی اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیا گیا

خرطوم یکم مارچ۔ مصر کے صدر جنرل محمد نجیب آج جب قاہرہ سے خرطوم پہنچے۔ تو ان کے حامیوں اور مخالفین کے درمیان خوفناک تصادم ہوگیا۔ پولیس نے فسادیوں کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلا دی۔ آج کے فسادات میں ۲۵ افراد ہلاک اور تقریباً ڈیڑھ سو زخمی ہوگئے۔ ہلاک شدگان میں ۱۴ پولیس والے اور ۱۱ مظاہرین شامل ہیں۔ ۵۰ افراد کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ ہلاک ہونے والوں میں سوڈانی پولیس کے برطانوی کمانڈر اور سوڈانی سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی شامل ہیں۔ اس فساد کی وجہ سے خرطوم میں مارشل لا لگا دیا گیا ہے۔ اور سوڈانی پارلیمنٹ کا افتتاحی اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ حکومت نے ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا ہے۔ اور مزید مظاہروں پر پابندی لگا دی ہے۔

مصر اور سوڈان کے اتحاد کی مخالف جماعت امۃ پارٹی کے حامیوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ کل صبح ہونے سے پہلے خرطوم سے نکل جائیں۔ شہر میں امن قائم کرنے کے لئے فوج طلب کر لی گئی ہے۔ بتایا گیا ہے۔ کہ آج کے مظاہروں میں ان قبائلیوں نے حصہ لیا۔ جو جنوبی سوڈان سے پارلیمنٹ کے افتتاحی اجلاس کے موقع پر خرطوم پہنچے۔

یہ قبائلی امۃ پارٹی کے حامی ہیں۔ اور مصر اور سوڈان کے اتحاد کے خلاف ہیں۔

بعد کی اطلاعات میں بتایا گیا ہے۔ کہ سوڈان کی پہلی پارلیمنٹ کا افتتاحی اجلاس جو آج شروع ہونے والا تھا۔ اب غیر معین مدت کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس التواء کی وجہ یہی فسادات بتائے گئے ہیں۔ حالات پر قابو پانے کے لئے حکومت نے خرطوم میں مارشل لا بھی نافذ کر دیا ہے۔ لندن کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ گورنر جنرل نے برطانوی حکومت کو خرطوم کے فساد کے متعلق ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں بھیجی۔ چونکہ برطانیہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر سیلون لائیڈ بھی ان دنوں خرطوم میں ہیں۔ اس لئے توقع ہے کہ وہ آج شام تک خرطوم کے صحیح حالات کے متعلق برطانوی حکومت کو رپورٹ بھیج دیں گے۔ جس کے بعد برطانوی حکومت کو رپورٹ بھیج دیں گے۔ جس کے بعد برطانوی حکومت مناسب کارروائی کرے گی۔ لندن کے سفارتی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ مصر میں حال ہی میں جو ردو بدل ہوا ہے۔ اس سے سوڈان میں مصری وقار کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ امۃ پارٹی کے حامی کھلے طور پر مصر کے خلاف مظاہرے کرنے کیلئے نکل آئے ہیں جب مصر کے صدر نجیب سوڈانی پارلیمنٹ کے افتتاح میں شرکت کے لئے قاہرہ سے بذریعہ طیارہ خرطوم پہنچ گئے تو خرطوم کے ہوائی میدان پر پچاس ہزار کا ہجوم ان کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ مگر اس سے بچنے کے لئے جنرل نجیب ہوائی اڈے سے ایک چور دروازے کے ذریعہ نکل گئے۔ مصر کے ڈپٹی وزیر داخلہ و وزیر برائے امور سوڈان میجر صلاح سالم بھی ان کے ساتھ تھے۔ ایک اطلاع میں بتایا گیا۔ کہ نجیب اور سالم قاہرہ سے روانہ ہوئے تو انہیں الوداع کہنے کے لئے وزیر اعظم ناصر ہوائی میدان پر موجود نہیں تھے۔ خرطوم پہنچنے پر جنرل نجیب کا گورنر جنرل سوڈان سر رابرٹ ہاو۔ ان کے مشاورتی کمیشن کے ارکان اور وزیر اعظم اسمٰعیل الازہری نے استقبال کیا۔ صدر نجیب کوئی ۵۳ سال پہلے سوڈان میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کی والدہ ایک سوڈانی خاتون اور والد مصری سپاہی تھے۔ آپ ۶ سال بعد اپنے گھر آئے ہیں مصری وزارت داخلہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ وزیر اعظم جمال عبد الناصر کے خلاف کل جو مظاہرے ہوئے تھے۔ ان کے سلسلے میں پولیس نے اخوان المسلمین کے دو ارکان کو گرفتار کر لیا ہے۔ اخوان کو مصری حکومت چند ہفتے پہلے خلاف قانون جماعت قرار دے چکی ہے گرفتار شدگان کے نام ابراہیم کروم اور عزیز الدین ملک بتایا گیا ہے۔ اول الذکر کے خلاف الزام ہے۔ کہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر ہجوم کی قیادت کر رہے تھے۔ اور ہوا میں گولیاں چلا رہے تھے۔ آخر الذکر پر ایک جیپ میں سے لاؤڈ سپیکر پر ناصر کے خلاف نعرے لگانے کا الزام ہے۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل کے ہنگامے میں ۳ طلباء اور ایک پولیس افسر زخمی ہوئے کوئی ہلاک نہیں ہوا۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ مظاہرین پستولوں سے لیس تھے۔ اور بعد میں انہوں نے پولیس سے رائفلیں چھین لیں۔ جس پر پولیس نے گولی چلا دی

## پاکستان اور فرانس کے تجارتی مذاکرات

کراچی یکم مارچ: فرانس اور پاکستان کے درمیان تجارتی سمجھوتہ کے سلسلہ میں جو مذاکرات جاری ہیں ان کے جلد ختم ہونے کا امکان ہے۔ اور توقع ہے کہ عنقریب دونوں ممالک میں تجارتی سمجھوتہ ہو جائیگا۔ گذشتہ مہینہ میں فرانسیسی تجارتی وفد کراچی آیا تھا۔ اور آج کل حکومت پاکستان کی وزارت تجارت کے افسروں سے بات چیت ہو رہی ہے۔

## راشن کارڈوں کی میعاد ۶ مارچ تک بڑھا دی گئی

پرانے راشن کارڈوں کی میعاد ۶ مارچ تک بڑھا دی گئی ہے۔ عوام کو چاہیئے۔ کہ اگر انہیں نئے راشن کارڈ نہ ملے ہوں۔ تو وہ فارم پر کر کے نئے راشن کارڈ حاصل کر لیں۔

## مجھے اُمید ہے کہ تمام عرب ممالک ترکی و پاکستان کے معاہدے میں شریک ہونگے

### ہم مصر کی خاطر برطانیہ کو چھوڑ سکتے ہیں۔ قاہرہ میں خان عبد القیوم خان کا بیان

قاہرہ بذریعہ ہوائی ڈاک یکم مارچ: خان عبد القیوم خان نے یہاں "اخبار الیوم" کے سیاسی نامہ نگار کو ایک خصوصی ملاقات میں بتایا۔ کہ امریکی امداد قبول کرنے میں ہماری آزادی اور وقار پر کوئی آنچ نہیں پڑیگا۔ وزیر خوراک وزارت پاکستان خان عبد القیوم خان نے کہا۔ کہ بھارت و پاکستان کے قیام پر بھارت کے پاس برصغیر کے بڑے قیمتی علاقے چلے گئے۔ پاکستان نے اپنی بقاء کے لئے دفاعی استحکام کو ضروری سمجھا۔ بھارت نے ہمارے خلاف بڑا تلخ پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ اس نے ہم پر الزام لگایا ہے۔ کہ ہم نے امریکہ کو فوجی اڈے دے دیئے۔ اور ان پر امریکی فوج کا قبضہ منظور کر لیا۔ اور اسلئے قلب میں لڑائی کی آگ بھڑکا دی۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ اہم پہلو کو نظر انداز کر کے ان باتوں پر عرب عوام نے بھی یقین کر لیا۔ پاکستان نے امریکہ کو فوجی اڈے دینے کے لئے کوئی بات نہیں کی۔ نہ وہ امریکہ یا کسی غیر ملک کی فوج کو ایک انچ زمین پر قبضہ کرنے دے گا۔ پاکستان آزاد پیدا ہوا ہے۔ اور ہمیشہ آزاد رہیگا۔ بھارت ہر سال امریکہ سے بھاری اقتصادی امداد لیکر فوج کو جدید اسلحہ سے لیس کرتا ہے۔ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم کمزور رہیں اور بھارت ہمیں ہڑپ کرلے۔ سخت افسوس کی بات ہے۔ کہ عرب پریس نے ہمیں مورد الزام بنایا۔ اور نکتہ چینی شروع کر دی۔ اسرائیل کے متعلق وزیر خوراک نے کہا۔ کہ ۱۹۴۸ء سے پہلے اگر عرب ممالک مضبوط ہوتے۔ تو یہودی حکومت قائم نہ ہوتی۔ عرب ممالک کی کمزوری نے یہ حکومت قائم کرائی ہے۔ ایک سوال پر کہ عرب ممالک سے ترکی کا دوستانہ نہیں ہے۔ اور اب پاکستان نے اس سے معاہدہ کر لیا ہے۔ اور عرب اتحاد کو توڑنے کے لئے عراق کو بھی کھینچے جا رہا ہے۔ خان عبد القیوم خان نے کہا کہ پاکستانی اور مسلم ہونے کی حیثیت سے میں ترکی اور عرب میں دوستانہ تعلقات چاہتا ہوں۔ اختلاف کی کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی۔ ترکی روس سے نالاں ہے ہماری طرح وہ بھی بقا چاہتا ہے۔ آج کوئی ملک تنہا رہ کر زندہ نہیں رہ سکتا۔ باہمی مفادات کی طرح باہمی خوف بھی ایک چیز ہے۔ اس لئے بلاک بنانے کی سخت ضرورت ہے۔ عراق پر ہم دباؤ نہیں ڈال رہے ہیں۔ وہ اپنی پالیسی میں آزاد ہے۔ جہاں تک عرب ممالک کے اتحاد کا تعلق ہے۔ مجھے بتائیے۔ کہ عرب لیگ کہاں ہے عرب اتحاد کہاں ہے۔ آپ عرب لیگ پر نازاں ہیں اسلامک لیگ پر نہیں جس کا ہونا ضروری ہے۔ خدا کے لئے آپ متحد کیوں نہیں ہوتے۔ آپ کو کس کا انتظار ہے ایک سوال پر کہ ترکی نے اسرائیل کو تسلیم کر لیا ہے خان عبد القیوم خان نے کہا۔ کہ بھارت نے بھی اُسے تسلیم کر لیا ہے۔ آپ صرف ترکی کا نام کیوں لیتے ہیں بہرحال ترکی کی خارجہ پالیسی بتاتی ہے کہ وہ زندہ رہنا چاہتا ہے۔ ایک سوال پر کہ پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان سے معاہدہ کر کے ایشائی ممالک کو جنگ میں دھکیل رہا ہے۔ اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے وزیر خوراک نے جواب دیا کہ مسٹر نہرو جیسے آدمی ہیں کہ امن کے متعلق بہترین نعرے دیتے ہیں اور کلاشا [illegible]

قصیدہ آپ پڑھتے ہیں مگر ان کے ارادے جارحانہ ہیں۔ وہ آزاد ہندوستان اور بالخصوص کے بعد تیسری طاقت بننا چاہتے ہیں۔ اس علاقہ میں واحد طاقت بننے کے لئے ان کا کام یہی ہے۔ کہ مسلم ممالک میں پھوٹ ڈلوا دیں یہ یاد رکھئے۔ کہ پہلے نہرو نے ہی امریکی امداد قبول کی تھی مجھے امید ہے۔ کہ تمام عرب ممالک ترکی و پاکستان کے معاہدے میں شریک ہو جائیں گے۔ مصر اور پاکستان کے درمیان مضبوط تعلقات کی مجھے امید ہے۔ مصر کے لئے ہماری پالیسی ناقابل تبدیلی ہے۔ اس کی خاطر ہم برطانیہ سے تعلقات توڑ سکتے ہیں۔ دستور ساز اسمبلی گذشتہ سال فیصلہ کر چکی ہے۔ کہ پاکستان جمہوریہ بن جائے گا۔ اور اس کا صدر مسلمان ہوگا۔ اب رمضان سے پہلے دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں اس فیصلے کا نفاذ ہو جائیگا

## لاہور اور امرتسر کے درمیان

### براہ راست گاڑیاں

لاہور یکم مارچ: آج یہاں نارتھ ویسٹرن ریلوے کے جنرل منیجر مسٹر چغتائی کے زیر صدارت بھارت اور پاکستان کے ریلوے افسروں کی کانفرنس شروع ہوگئی۔ جس میں لاہور اور امرتسر کے درمیان براہ راست مسافر گاڑیاں چلانے کے انتظامات پر غور کیا گیا۔

## جنوبی آسٹریلیا میں شدید زلزلہ

سڈنی ۲ مارچ: کل جنوبی آسٹریلیا میں اتنا شدید زلزلہ آیا۔ کہ گذشتہ پچاس سال سے نہیں آیا تھا ہزاروں مکانوں کی کھڑکیاں دیواروں سے نکل کر گر گئیں

## حضرت مصلح موعود کا سخت تاکیدی فرمان

"ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ مگر وہ اپنے اوقات میں سے تبلیغ کیلئے وقت نہیں دیتا وہ یقیناً ایک فریضہ کو ادا کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گنہگار ہے جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے۔ ؂ جو احباب زبان سے تبلیغ نہیں کر سکتے ؂ ہمارے لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کر سکتے ہیں۔

جو کارڈ آنے پر مفت روانہ کیا جاتا ہے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

# امریکہ کی فوجی امداد کے ذریعہ ہم ملک کے اقتصادی نظام پر مزید بار ڈالے بغیر اپنے دفاع کو پورے طور پر مستحکم بنا سکیں گے

## فروری کا مہینہ پاکستان کی تاریخی زندگی میں ایک عظیم تبدیلی کا نقطۂ آغاز ہے

### ــــــ وزیراعظم محمد علی کی ماہانہ نشری تقریر کا مکمل متن ــــــ

میرے عزیز ہم وطنو!

فروری ایک یادگار مہینہ تھا۔ اس مہینہ میں دو بڑے اہم واقعات ہوئے ہیں۔ جو پاکستان کی آئندہ ترقی خوشحالی اور فلاح و بہبود کے لئے بیحد اہمیت رکھتے ہیں۔

ترکی اور پاکستان کی حکومتوں کے درمیان اس غرض سے ایک معاہدہ ہوا ہے کہ سیاسی۔ اقتصادی اور ثقافتی شعبوں میں اور زیادہ دوستانہ تعاون پیدا کرنے کے طریقوں اور اپنے مفاد نیز تمام امن پسند اقوام کے مفاد کی خاطر امن و سلامتی کو تقویت دینے کے طریقوں کا مطالعہ کیا جائے۔ اگرچہ یہ دونوں ملکوں کو ایک دوسرے کے قریب تر لانے کی جانب محض ایک ابتدائی قدم ہے تاہم اسے عہد حاضر کی اسلامی تاریخ میں ایک اہم ترین باب کی حیثیت حاصل ہے۔ جیسا کہ میں نے اس معاہدہ کا اعلان کرتے وقت کہا تھا یہ اسلامی دنیا کو تقویت دینے کی جانب پہلا حقیقی زبردست اقدام ہے۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرا عظیم اقدام بھی کیا گیا ہے۔ ہم سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے فوجی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ ہمارے لئے ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے۔ اس کی وجہ سے ہمارا ملک نہ صرف جارحانہ اقدامات سے بالکل محفوظ ہو جائے گا بلکہ پاکستان اس قابل بھی ہو جائے گا کہ امن عالم کے مفاد کی خاطر اس علاقہ کی سلامتی اور بہبودی کو ترقی دینے میں اپنا فرض انجام دے سکے۔ یہ ایک ایسا علاقہ ہے۔ جس سے ہمارے بہت گہرے مذہبی۔ ثقافتی اور تاریخی تعلقات ہیں اس طرح پاکستان کو حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ کی فوجی امداد کی پیشکش ایک ایسا تاریخی واقعہ ہے جو ساری اسلامی دنیا کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے

## نئے دور کا آغاز

آئندہ کا مورخ اس مہینہ کا ذکر کرتے وقت بجا طور یہ لکھ سکتا ہے کہ یہ مہینہ پاکستان کی تاریخی زندگی میں ایک عظیم تبدیلی کا نقطۂ آغاز ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت ہمارے پاکستان میں ایک ایسے نئے دور کا آغاز ہو رہا ہے۔ جس میں اسے زیادہ سلامتی تیز تر ترقی اور روز افزوں خوشحالی حاصل ہونے کی توقع ہے۔

آیئے ہم پچھلے واقعات پر نظر ڈالیں۔ یہ ضروری نہیں کہ ہم اس مشکل دور پر نظر ڈالیں جو پاکستان کے قیام کے فوراً بعد شروع ہوا۔ جبکہ پاکستان ہنوز بین الاقوامی نقشہ پر اپنی مستقل جگہ حاصل کرنے کی جدوجہد کر رہا تھا بلکہ ہمیں پاکستان کی تاریخ کے اس حالیہ تاریک دور پر نظر ڈالنی چاہیئے۔ جو ۱۹۵۲ء کے آخری مہینوں اور گذشتہ سال کے ابتدائی مہینوں پر مشتمل ہے۔ بہتر ہے کہ کبھی کبھی ہم اپنا تکلیف کا زمانہ یاد کر لیا کریں۔ تاکہ ہم خدائے تعالےٰ کے اس فضل و کرم کی اور زیادہ قدر و منزلت سمجھ سکیں۔ جو ہمارے ملک کی حالت میں موجودہ مسرت انگیز تبدیلی سے نمایاں ہے

تکلیف کے [illegible] مہینوں میں پاکستان تباہی کے قریب پہنچ چکا تھا۔ ملک میں غذا کی شدید قلت تھی ملک کے بہت سے حصوں میں قریب قریب قحط کے حالات پیدا ہو گئے تھے۔ جن کی وجہ سے سخت اندیشہ بلکہ یقین تھا کہ اگر انسداد کے لئے فوری کارروائی نہ کی گئی۔ تو سارے مغربی پاکستان میں وسیع پیمانہ پر قحط اور مصیبت پھیل جائے گی۔

ہمارے مغربی پاکستان کے لوگوں میں مذہبی اختلاف کی وجہ سے انتشار پیدا ہو گیا تھا۔ عام مایوسی بے اطمینانی اور فرقہ وار نزاع کی وجہ سے پنجاب میں نظم و نسق تقریباً ختم ہو چکا تھا اور وسیع پیمانے پر قانون شکنی کے واقعات ہو رہے تھے۔ اقتصادی صورت حال نازک ہو گئی تھی جس کا اصل سبب یہ تھا کہ پاکستان جو خام اشیاء پیدا کرتا ہے ان کی قیمتیں دنیا بھر میں کم ہو گئی تھیں۔ لیکن اس میں حکومت کی غلط اقتصادی پالیسیوں کو بھی اتنا ہی دخل تھا۔ اس کے نتیجہ میں ملک کی آمدنی میں افسوسناک کمی ہو گئی تھی۔ حکومت کے مصارف میں زبردست اور شدید کمی کرنی پڑی۔ ملک کے دفاعی مصارف بھی اس کی سلامتی کو خطرے میں ڈال کر کم کرنا پڑے۔ دولت مشترکہ سے باہر یہاں تک مسلم ملکوں میں بھی ہمارا کوئی مضبوط رفیق و حلیف نہیں تھا۔

## مکمل تبدیلی

خدائے تعالےٰ کے بے پایاں فضل سے آج ہم دیکھتے ہیں کہ پورا منظر ہی یکسر بدل گیا ہے۔

غذائی صورت حال پر پورا قابو پا لیا گیا ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کناڈا اور آسٹریلیا کی فیاضانہ اور فوری امداد نیز آپ کی حکومت کی زیادہ غلہ اگاؤ مہم کی کامیابی کے باعث آج تمام ملک میں غذا وافر مقدار میں موجود ہے۔

درحقیقت اب ہمارے ملک میں غذا کی معقول مقدار فاضل بھی ہے۔ اور ہم اس حالت میں ہیں کہ چاول کی کافی مقدار غیر ممالک کو برآمد کر سکیں۔ لیکن اس کا اطمینان کرنے کے لئے کہ ملک میں آئندہ کبھی غذائی قلت [illegible] ۱۹۵۲ء جیسی احتیاج کا سامنا ہو [illegible] پیدا کرنے کے منصوبوں پر پوری سرگرمی [illegible] ہیں۔ اور آپ کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے [illegible] ٹن گیہوں کا تازہ ذخیرہ ہمیشہ محفوظ [illegible]

پھر دستو[illegible] رکھی گی۔ یہ تعطل چار سال سے زیادہ عرصے [illegible] تھا۔ اور اس کی وجہ سے ہمارے ملک کے دستور کی تشکیل میں کوئی حقیقی ترقی نہیں ہونے پائی جس کے نتیجہ میں ملک میں مایوسی اور برہمی پیدا ہو گئی تھی۔ لیکن ہم نے یہ تعطل دور کر دیا گیا جس سے ملک بھر میں عام اطمینان کی لہر دوڑ گئی۔ گویا کہ اس سرزمین سے مصیبت کا سایہ اٹھا لیا گیا۔ دستور سازی پھر شروع کی گئی۔ اور جہاں تک دستور کے بنیادی اصولوں کا تعلق ہے وہ اب تقریباً مکمل ہو چکے ہیں۔ اور جو کام باقی رہ گیا ہے۔ اس کے متعلق مجھے امید ہے کہ اس سال کے اندر ختم ہو جائے گا۔

## کنٹرول ختم

عام اقتصادی صورت حال ابھی کسی حد تک خراب ہے مگر پہلے سے بہت اچھی ہو گئی ہے۔ اور بتدریج زیادہ بہتر ہوتی جا رہی ہے۔ ستمبر ۱۹۵۲ء و ۱۹۵۳ء میں ہمارے غیر ملکی زرمبادلہ کے محفوظ ذخیرے انتہائی حد تک کم ہو گئے تھے۔ اور ضروری اشیاء کی درآمد میں بہت کمی کر دینا پڑی تھی۔ لیکن اب ہماری زرمبادلہ کی آمدنیوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ محفوظ ذخیرے پہلے سے بہتر ہیں۔ اور ہم اپنے ملک کے باشندوں کی ضرورت کی چیزیں روز افزوں مقدار میں درآمد کر رہے ہیں۔ نتیجۃً قیمتیں کم ہوتی جا رہی ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ مستقبل قریب میں بعض اشیاء بکثرت ملنے لگیں گی اور ہم ان پر سے کنٹرول ختم کر دیں گے۔

وہ پھیلی ہوئی مایوسی بے اطمینانی اور لاقانونیت اب ختم ہو چکی ہے۔ جو اس نازک دور کی خصوصیت تھی۔ اب فرقہ وارانہ تنازعہ و حرص پسندیاں اور بدنظمیاں تقریباً مفقود ہو چکی ہیں۔ آج صرف یہ ناخوشگوار یاد باقی رہ گئی ہے۔ کہ ہمارے ہم وطن جو اپنے ایقان اور اپنے اتحاد پر بجا طور سے فخر کرتے ہیں۔ ایک زمانہ میں اس قدر بھٹکا دیئے گئے تھے کہ انہوں نے ایسے اندرونی جھگڑوں اور ہنگاموں میں حصہ لیا۔ جو خود ان کے لئے تباہ کن تھے۔

## ترکی کے ساتھ گہرا اشتراک عمل

آخرکار گذشتہ ماہ کے انتہائی اہم واقعات نے ملک کی ہمہ جہتی اور ہمہ گیر ترقی کو ایک قطعی اعلیٰ سطح پر پہنچا دیا ہے۔ اول یہ کہ ترکی اور پاکستان ایک دوسرے کے ساتھ گہری دوستی کے رشتوں میں منسلک ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے طے کیا ہے۔ کہ وہ نہ صرف خود اپنی سیاسی و اقتصادی ترقی کے لئے بلکہ اس علاقہ کے امن و تحفظ کو مستحکم بنانے کی بھی کوشش کریں گے۔ جو دنیائے اسلام بلکہ درحقیقت تمام امن پسند اقوام کے لئے بیحد اہمیت رکھتا ہے۔ دونوں ملکوں نے اس مقصد کے لئے گہرا دوستانہ اشتراک عمل حاصل کرنے کے طریقوں کا جائزہ لینے پر اتفاق رائے کیا ہے۔ ان طریقوں کا جائزہ لینے کا کام شروع کیا جا چکا ہے۔ پاکستان اور ترکی کے درمیان دوستی کا معاہدہ پہلے ہی سے موجود ہے۔ اس معاہدہ میں لکھا گیا ہے۔ کہ دونوں ممالک میں دائمی امن اور دوستانہ تعلقات قائم رہیں۔ اور دونوں ملکوں کے باشندوں میں جو باہمی دوستانہ تعلقات ہیں۔ دونوں ملک انہیں برقرار اور مستحکم کرنے کی کوشش کریں گے۔ موجودہ معاہدہ کا مقصد ان طریقوں کا جائزہ لینا ہے۔ جو دونوں ممالک کے درمیان گہرے اشتراک عمل کو بروئے کار لانے کے لئے ضروری ہیں مجھے امید ہے کہ اس وقت ان طریقوں کا جو جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ان موثر ترین ذرائع کے متعلق ایک معاہدہ ظہور میں آئے گا۔ جو ہمارے باہمی مفاد اور اس علاقہ کے امن و ترقی کے مفاد کی خاطر اشتراک عمل کے لئے ضروری ہیں۔

## پاکستان کا استحکام

پاکستان کو فوجی امداد دینے کے لئے حکومت ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا فیصلہ پاکستان کے استحکام کے لئے ایک انتہائی اہم اقدام ہے۔ بلکہ میرا تو یہ خیال ہے۔ کہ جب سے پاکستان قائم ہوا ہے۔ اس وقت سے اب تک ہمارے ملک کی سلامتی اور ترقی کے لئے غالباً یہ سب سے زیادہ موثر اقدام ہے۔ اب تک پاکستان بغیر کسی مدد کے خود اپنے وسائل سے اپنے دفاع کو مضبوط بنانے کی حتی الامکان کوشش کرتا رہا ہے۔ اور ملک کی مسلح فوجوں کو طاقتور بنانے میں زبردست کامیابی بھی حاصل ہوئی ہے۔ اس سے لازماً ملک کے اقتصادی نظام پر بہت زیادہ بار پڑا تاہم ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

جدید طریقہ جنگ میں اپنے ملک کے دفاعی استحکام کو ناقابل تسخیر بنانا ایک ایسا کام ہے جس میں انتہائی زبردست اور روز افزوں مالی بار برداشت کرنا ہوتا ہے۔ اس امریکی فوجی امداد کے ذریعے ہم اپنے ملک کے اقتصادی نظام پر مزید زبردست بار ڈالے بغیر اپنے دفاع کو پورے طور پر مستحکم بنا سکیں گے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم اپنے وسائل کو روز افزوں طور پر آپ کی معاشرتی فلاح و بہبود اور ملک کی اقتصادی ترقی کے لئے کام میں لا سکیں گے

یہ پاکستان کی حالت اور واقعات میں ایسی خوشگوار تبدیلی ہے جس پر ہم بجا طور سے اظہار مسرت کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے ملک کے جیتی استحکام اور قوت اور اپنے بین الاقوامی وقار میں روز افزوں اضافہ پر بھی ایک حد تک فخر کر سکتے ہیں۔ اگرچہ میں واقعات کی اس خوشگوار تبدیلی پر بہت خوش ہوں۔ مگر میرا دل بارگاہ ایزدی میں عجز و انکسار اور شکر گذاری کے جذبہ سے معمور ہے جس نے اپنے رحم و کرم سے ملک کو کچھ عرصہ پیشتر کی تاریکی سے نکال کر روشن اور شاندار مستقبل میں داخل ہونے میں ہماری اعانت کی۔

خدا حافظ۔ پاکستان زندہ باد